تکفیریت ایک شجرہ خبیثہ

آیت اللہ العظمیٰ امام سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ)

المہدیؑ ادارہ تربیت اسلامی
امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

نصب العین

قرآن اور سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کی حقیقی تعبیر جو کہ خط امام خمینیؒ سے موسوم ہے کی روشنی میں امامیہ طلباء کی تربیت کرنا تا کہ وہ معاشرے میں اپنے بابصیرت کردار کے ذریعے امام زمانہؑ کے ظہور کی عالمی انقلابی نہضت کا ہراول دستہ ثابت ہو سکیں۔

اہداف

- نوجوان نسل کے لیے مختلف مراحل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیتی کتب اور لٹریچر کی فراہمی۔
- نوجوان نسل کی نظریاتی و فکری تربیت کے لیے دین شناس مربی اور اساتذہ کی تیاری اور ان کی فراہمی۔
- عصر حاضر کی ثقافتی یلغار کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جاذب اور موثر نظام تربیت کا اجراء جو جوانوں کو طاغوت اور دشمنان وطن کا مقابلہ کرنے کا جذبہ عطا کرے۔
- جوانوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات اور شبہات کے جوابات اور حل کے لیے خصوصی پروگرام تشکیل دینا۔
- نظام تربیت کو موثر اور پرکشش بنانے کے لیے جدید ذرائع سے استفادہ اور تعلیمی و تربیتی روشوں پر تحقیق کے شعبے کا قیام۔

نمایاں پروگرامات

- سلسلہ معارف اسلامی کورس سے تنظیم کے تمام کارکنوں کو گزارنا۔
- تعلیمی اداروں کے طلبہ کے لیے خصوصی موضوعات اور اساتذہ کا تعین اور انکے ذریعے طلبہ کی علمی و معنوی پیاس بجھانا۔
- آئی ایس او شعبہ خواہران، محبین اور اسکاؤٹ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی موضوعات کی فراہمی اور اسکا اجراء کرنا
- ادارہ تربیت کے تحت ڈویژنل نمائندگان اور اساتذہ کے لیے تربیت مربی کے جامع پروگرام کا اجراء کرنا۔
- مختلف تربیتی ورکشاپس اور کلاسز کے لیے ایک مستقل اور مرکزی تربیت گاہ کا اہتمام کرنا۔
- ہر ضلع میں دار المطالعہ اور کتب خانے کا اہتمام کرنا۔
- ویب سائیٹ کے ذریعے آن لائن (Online) تربیتی کورسز کو اجراء کرنا۔

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

بسم الله الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ
بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى
آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ
سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا
وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ
أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا

تکفیریت ایک شجرہ خبیثہ

امام آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (حفظہ اللہ)

المہدی (ع) ادارہ تربیت اسلامی

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا ونبینا المصطفی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین وعلی صحبہ المنتجبین والتابعین لھم باحسان لیوم الدین

سب سے پہلے مہمانان گرامی ،حاضرین محترم اور مختلف اسلامی مذاہب کے علمائے کرام اور حاضرین محترم کو خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔اور شکریہ ادا کرتا ہوں اس دو روزہ اہم اجلاس میں آپ سب کی فعالانہ شرکت کا۔ضروری سمجھتا ہوں کہ قم کے اکابرین علما اور فضلا بالخصوص حضرت آیت اللہ مکارم شیرازی اور حضرت آیت اللہ سبحانی کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس تفکر کی تخلیق کی اور اس کو عملی جامہ پہنایا اور بحمد اللہ اس کام کے سلسلے میں انہوں نے ابتدائی اقدامات سر انجام دیئے؛ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔میں گذشتہ دو دنوں میں ہونے والے محترم مقررین کے خطابات سے اجمالی طور پر مطلع ہوا؛ میں بھی چند نکات عرض کرتا ہوں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اجلاس کے انعقاد کا مقصد "تکفیری تفکر" کا جائزہ لینا ہے جو دنیائے اسلام میں ایک نقصان دہ اور خطرناک تفکر اور سلسلہ ہے۔یہ تفکر اگرچہ نیا نہیں ہے اور اس کا اپنا تاریخی پس منظر بھی ہے،لیکن کچھ برسوں سے استکبار کی سازشوں،خطے کے بعض ممالک کی مالی شاہ خرچیوں اور امریکہ،برطانیہ اور صہیونی ریاست کے جاسوسی اداروں کی منصوبہ سازی کے بدولت اس فکر کو دوبارہ زندہ کیا گیا ہے اور اس کو تقویت ملی ہے۔آپ کی یہ نشست،یہ اجلاس اور یہ اقدام اس

فکراور اس سلسلے کا ہمہ جہت مقابلہ کرنا ہے چنانچہ یہ اجلاس اور یہ اقدام محض داعش کہلانے والے ٹولے کے لئے نہیں ہے۔ داعش کہلانے والا ٹولہ تکفیر کے شجرہ خبیثہ کی ایک شاخ ہے، یہ پوری تکفیری فکر و رجحان کا نام نہیں ہے۔ یہ فساد جو اس گروپ نے کھڑا کیا یہ حرث و نسل کو ہلاک کرنا۔ یہ بیگناہوں کا خون بہانا، یہ سب دنیائے اسلام میں سلسلہ تکفیر کے جرائم کا ایک حصہ ہے؛ اس مسئلے کو اس زاویئے سے دیکھنا پڑے گا۔

استکبار کا بنیادی مسائل سے عالم اسلام کی توجہ کا رخ موڑ دینا:

میں دلی طور پر متاسف ہوں ہم یعنی دنیائے اسلام جنہیں اپنی پوری قوت صیہونی ریاست کی سازشیں ناکام بنانے کے لئے اور حال ہی میں قدس شریف اور مسجد الاقصی کے خلاف ان کے بھیانک اقدامات جنہیں پوری دنیا اسلام کے حرکت میں آنے کا سبب ہونا چاہیے تھا کا مقابلہ کرنے کے لئے صرف کرنا چاہیے تھی لیکن آج ہم مجبور ہیں کہ ان مصائب اور مسائل میں مصروف ہو جائیں جو استکبار نے عالم اسلام میں کھڑے کئے ہیں؛ اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ تکفیر کو زیر بحث لانا، ایسی بات ہے جو عالم اسلام کے علما، عقلا اور مفکرین پر ٹھونس دی گئی ہے؛ اس کو دشمن نے دستی مشکل کے طور پر (ارادی طور پر بنا کر) عالم اسلام میں داخل کر دیا ہے اور ہمیں مجبوراً اس کو توجہ دینا پڑ رہی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ صیہونی ریاست کا مسئلہ ہے؛ اصل مسئلہ قدس کا مسئلہ ہے، مسلمانوں کو قبلہ اول مسجد الاقصی کا مسئلہ ہے؛ یہ بنیادی اور اصل مسائل ہیں۔

تکفیری ٹولے کی حامی حکومتوں کا استکباری طاقتوں کے مفاد میں کام کرنا:

ایک ناقابل انکار مسئلہ موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ تکفیری ٹولے اور ان کی حمایت کرنے والی

حکومتیں، مکمل طور پر استکبار اور صہیونیت کی نیات اور منصوبوں کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ ان کا کام امریکہ اور یورپ کی استعماری حکومتوں نیز غاصب صہیونی ریاست کے مفاد کے مطابق ہے؛ دستیاب شواہد اس مدعا کی تائید کرتے ہیں۔ تکفیری فکر پر کاربند ٹولوں کی ظاہری صورت اسلامی ہے لیکن عملی طور پر عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف بڑی استعماری اور استکباری قوتوں کی خدمت کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں واضح و روشن شواہد موجود ہیں جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میں یہاں ان میں چند شواہد کی طرف اشارہ کرتا ہوں:

ا۔ تکفیری فکر کا اسلامی بیداری کے سلسلے کو منحرف کرنا:

ایک یہ ہے کہ تکفیری فکر اسلامی بیداری کے سلسلے کو منحرف کرنے میں کامیاب ہوئی؛ اسلامی بیداری کی تحریک امریکہ مخالف، استبداد مخالف اور علاقے میں امریکہ کے کٹھ پتلی حکمرانوں کے مخالف تحریک تھی؛ ایسی تحریک تھی جو شمالی افریقہ میں عام لوگوں کی طرف سے استکبار اور امریکہ کے خلاف شروع ہوئی تھی؛ تکفیری سوچ نے استکبار، امریکہ اور استبداد کے خلاف شروع ہونے والی اس عظیم تحریک کا رخ موڑ دیا اور اس کو مسلمانوں کے درمیان جنگ اور برادر کشی میں تبدیل کر دیا۔ اس علاقے میں جدو جہد کا اگلا مورچہ فلسطین کی شمالی سرحدوں پر مشتمل تھا؛ تکفیری سوچ رکھنے والے آئے اور اس اگلے مورچے کو فلسطین کی شمالی سرحدوں سے بغداد کی سڑکوں، شام کی جامع مسجد، پاکستان کی سڑکوں اور شام کے مختلف شہروں میں منتقل کیا؛ یہ ہوئی جدو جہد کا اگلا محاذ!

آپ دیکھیں آج لیبیا کی صورت حال کو، شام کی صورت حال کو، عراق کی صورت حال کو، پاکستان کی صورت حال کو؛ دیکھیں وسائل اور طاقت اور شمشیر کو جو مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے اور یہ سب کس کے خلاف استعمال ہو رہا ہے؟ یہ سب صہیونی ریاست کے خلاف استعمال ہونا چاہیے تھا۔

تکفیری سوچ نے اس جدوجہد کی سمت کو بدل کر رکھ دیا اور اس جنگ کو ہمارے گھر کے اندر، ہمارے شہروں کے اندر اور اسلامی ممالک کے اندر لے کر آئی۔ دمشق کی جامع مسجد کے اندر دھماکہ کرتے ہیں؛ عام لوگوں کے بیچ میں بغداد کے اندر انسانوں کو دھماکے سے اڑا دیتے ہیں؛ پاکستان میں سینکڑوں افراد سینکڑوں افراد پر گولی چلاتے ہیں؛ لیبیا میں اس صورت حال کے اسباب فراہم کرتے ہیں جس کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب تکفیری سوچ کے ناقابل فراموش تاریخی جرائم میں سے ایک ہے وہی سوچ جو اس صورت حال کو معرض وجود میں لائی ہے۔ اس تحریک کی تبدیلی امریکہ اور برطانیہ کی خدمت میں کام کرنا ہے، صیہونی ریاست کی خدمت کے لئے کام کرنا ہے اور امریکہ اور برطانیہ کی خفیہ ایجنسیوں اور موساد وغیرہ کی خدمت ہے۔

۲۔ تکفیری سوچ اور تکفیری قوتوں کے حامیوں کی صیہونی ریاست کے ساتھ ساز باز:

ان شواہد میں ایک یہ ہے کہ جو لوگ تکفیری سوچ اور تکفیری قوتوں کے حامی ہیں وہ صیہونی ریاست کے ساتھ ساز باز کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے خلاف لڑیں۔ وہ صیہونی ریاست کے سامنے چیں بہ جبیں نہیں ہوتے لیکن مختلف حیلوں بہانوں سے اسلامی ممالک اور مسلم اقوام کو مختلف النوع روشوں سے نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کے خلاف سازش کرتے ہیں۔

۳۔ تکفیریوں کا اسلامی ممالک کا بنیادی ڈھانچہ تباہ کرنا:

ایک شاہد اور ثبوت یہ ہے کہ یہ فتنہ آلود سلسلہ جو تکفیریوں نے اسلامی ممالک منجملہ عراق، شام، لیبیا اور لبنان اور بعض دوسرے ممالک میں شروع کیا اس کے نتیجے میں ان ممالک کا بیش بہا بنیادی ڈھانچہ نیست و نابود ہو گیا؛ آپ دیکھیں کتنی سڑکیں، تیل صاف کرنے کے کارخانے،

کانیں اور معادن کتنے شہر اور کتنے راستے ۔ کتنے گھران ممالک میں تباہ ہوئے اور ان خانہ جنگیوں اور ان برادر کشیوں کے نتیجے میں (کتنے عظیم نقصانات ان ممالک کو پہنچے) اور کب کتنا وقت لگے گا، کتنی دولت خرچ ہوگی اور کتنے اخراجات آئیں گے کہ ان ویرانوں کو پہلی کی سی صورت میں پلٹا دیا جائے ۔ یہ نقصانات ہیں جو تکفیریوں نے آج تک پہنچائے ہیں اور وہ ضربیں ہیں جو تکفیریوں نے حالیہ چند برسوں کے دوران لگائی ہیں ۔

۴۔ اسلام کا چہرہ دنیا بھر میں مخدوش بنانا:

ایک ثبوت یہ ہے کہ تکفیری سوچ رکھنے والی قوتوں نے اسلام کا چہرہ دنیا بھر میں مخدوش کیا، بھدا بنا کر پیش کیا۔ پوری دنیا نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ کسی فرد کو بٹھا دیتے ہیں اور اس کا سر تلوار کی ضرب مار کر بدن سے جدا کرتے ہیں؛ بغیر اس کے کہ اس کے لئے کوئی جرم معین کیا گیا ہو۔ ”یَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ“ ۔ (سورہ ممتحنۃ ۔ آیت ۸ ۔ ۹) (ترجمہ: جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ اللہ تو یقیناً تمہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی ہے اور جو ان لوگوں سے دوستی کرے گا پس وہی لوگ ظالم ہیں) ۔ انہوں نے بالکل الٹ عمل کیا؛ مسلمانوں کو قتل

کیا۔ان غیر مسلمانوں کو تلوار کے سائے میں بٹھایا جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف جارحیت کا ارتکاب نہیں کیا تھا اور پوری دنیا میں ان کی تصویریں پھیلا دیں؛ پوری دنیا نے ان مناظر کو دیکھا۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ ایک شخص نے مسلمان کے عنوان سے ہاتھ ایک مرے ہوئے انسان کے سینے کے اندر پہنچایا اور اس کا دل نکال کر چبایا! اس کو دنیا نے دیکھا۔ یہ اسلام کے کھاتے میں آیا؛ رحمت کا اسلام، تعقل اور تدبر کا اسلام، منطق کا اسلام، وہ اسلام جو فرماتا ہے کہ: "تمہیں اللہ ان لوگوں کے قریب جانے سے نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی۔۔۔"، اس اسلام کا تعارف ان لوگوں نے اس انداز سے کرایا۔ کیا ہے کوئی جرم اس سے بڑھ کر؟! ہے کوئی خبیث فتنہ اس سے بڑھ کر؟ یہ تکفیری سوچ کے حامل لوگوں کا جرم اور فتنہ ہے۔

۵۔ فلسطینی انتفاضہ کی تحریک کو تنہا چھوڑ دینا:

ایک شاہد اور ثبوت یہ ہے کہ ان لوگوں نے محاذ مزاحمت کو تنہا چھوڑا۔ غزہ پچاس دن تک تن تنہا لڑا، غزہ نے 50 دن تک مزاحمت کی، اسلامی ممالک غزہ کی مدد کو نہیں آئے، تیل سے حاصل ہونے والے ڈالر غزہ کی خدمت میں قرار نہیں دیئے گئے؛ اگرچہ ان میں بعض چیزیں صہیونی ریاست کی خدمت کے لئے صرف ہوئیں!

۶۔ نوجوانوں کے بیداری اسلامی والے جذبے کو منحرف کرنا:

ایک گناہ اور ایک شاہد اور، یہ ہے کہ تکفیریوں نے پوری دنیا میں مسلم نوجوانوں کا جوش و جذبہ منحرف کر کے رکھ دیا؛ آج پوری اسلامی دنیا کے مسلمان جوش اور جذبے کے حامل ہیں، اسلامی بیداری نے انہیں متاثر کیا ہے، وہ تیار ہیں کہ اسلام کے بڑے مقاصد کے حصول کے لئے کردار ادا

کریں، (لیکن) اس تکفیری سوچ نے اس جوش و جذبے کو منحرف کر دیا اور بے خبر اور جاہل نوجوانوں کی ایک جماعت کو مسلمانوں کا سر کاٹنے اور ایک گاں کے بچوں اور خواتین کے قتل عام کی طرف لے گئی۔ یہ تکفیری سوچ اور تکفیر کے پیروکاروں کے جرائم اور گناہوں میں سے ایک ہے۔

ان قرائن اور شواہد کو آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا؛ یہ سارے شواہد بتاتے ہیں کہ تکفیری استکبار کی خدمت میں مگن ہے، دشمنان اسلام کی خدمت کر رہی ہے، امریکہ کی خدمت کر رہی ہے، برطانیہ کی خدمت میں مصروف ہے، صہیونی ریاست کی خدمت کر رہی ہے۔ البتہ بعض دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

ہمیں اطلاع دی گئی کہ امریکہ کے بار بردار طیاروں نے داعش کہلانے والے ٹولے کی ضروریات کے مطابق بڑی مقدار میں گولہ بارود عراق کے ان مراکز میں پھینک دیا ہے جہاں داعش والوں کے ٹھکانے بنے ہوئے ہیں اور یوں امریکیوں نے ان کو امداد پہنچائی ہے؛ ہم نے کہا کہ شاید یہ عمل غلطی کا نتیجہ تھا لیکن یہ عمل دہرایا گیا؛ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے یہ عمل کم از کم پانچ مرتبہ دہرایا گیا ہے! کیا وہ پانچ مرتبہ ایک غلطی دہراتے ہیں!؟ اور اسی اثنا میں انھوں نے بظاہر ایک اتحاد داعش کے خلاف تشکیل دیا ہے! جو محض ایک جھوٹ ہے۔ یہ اتحاد کچھ دوسرے خباثت آمیز مقاصد کے درپے ہے۔ وہ اس فتنے کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں، فریقین کو ایک دوسرے کے خلاف لڑانا چاہتے ہیں؛ وہ مسلمانوں کے درمیان گھریلو جنگ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تا کہ یہ (جنگ) یہاں ہمیشہ کے لئے رہ جائے۔ ان کا ہدف یہ ہے؛ البتہ آپ جان لیں کہ وہ اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔

کئی اہم اور بڑی ذمہ داریاں ہیں جنہیں نبھانا پڑے گا۔ آپ جنابان محترم نے دو روزہ اجلاس کی مختلف نشستوں میں روشوں اور حکمت عملیوں پر بحث کی ہے اور فرائض کو مشخص و معین کر چکے ہیں؛ میں دو تین ناگزیر اقدامات کی طرف اشارہ کرتا ہوں:

اسلامی مذاہب کے علماء کی ذمہ داریاں

ا۔تکفیریوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار:

تکفیری سوچ اور فکر کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے اسلامی مذاہب کے تمام علما کی جانب سے ایک وسیع البنیاد اور ہمہ گیر علمی اور منطقی تحریک کی تشکیل؛ یہ تحریک ایک مذہب کے لئے مختص نہیں ہوگی جس میں دوسرے مذہب کی گنجائش نہ ہو۔ تمام اسلامی مذاہب، جو اسلام کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور اسلام پر یقین رکھتے ہیں وہ سب اس فریضے اور ذمہ داری میں شریک ہیں۔ ایک عظیم علمی تحریک کا آغاز ہونا چاہیے۔ وہ سلف صالح کی پیروی کے جھوٹے نعرے کے ساتھ میدان میں آئے ہیں، چنانچہ دین کی زبان سے علم کی زبان سے اور صحیح منطق کی زبان سے ثابت کیا جائے کہ سلف صالح ان کے اعمال اور ان کے حرکات وسکنات سے بیزار ہیں۔

نوجوانوں کو نجات دلائیں! کچھ لوگ ہیں جو ان گمراہ کن افکار سے متاثر ہوتے ہیں اور بیچارے گمان کرتے ہیں کہ گویا کوئی اچھا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں اور ان آیات شریفہ کا مصداق (ہیں جہاں ارشاد ہوتا ہے)، "قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا" (ترجمہ: کہہ دیجئے: کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے نامراد کون لوگ ہیں جن کی سعی دنیاوی زندگی میں لاحاصل رہی جب کہ وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ درست کام کر رہے ہیں۔) وہ گمان کرتے ہیں کہ گویا جہاد فی سبیل اللہ میں

مصروف ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو روز قیامت بارگاہ رب متعال میں عرض کریں گے: "وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا" (سورہ احزاب۔آیت۔ ۶۸۔۶۷) (ترجمہ: اور وہ کہیں گے: ہمارے پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ ہمارے پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج۔)۔ یہ بیچارے وہی لوگ ہیں۔وہ شخص جو دمشق کی مسجد میں ایک بڑے مسلم عالم دین کو قتل کرتا ہے،ان ہی لوگوں میں سے ہے؛وہ شخص جو مسلمانوں کا سر دین سے انحراف کے بہانے قلم کرتا ہے،ان ہی لوگوں میں سے ہے؛وہ افراد جو پاکستان میں،افغانستان میں،بغداد اور عراق اور شام کے مختلف شہروں میں،لبنان میں، دھماکے کرکے بیگناہوں کو خاک وخون تڑپا دیتے ہیں،ان ہی لوگوں میں سے ہیں جو روز قیامت کہیں گے:"ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انہوں نے ہم کو صحیح راستے سے بھٹکا دیا☆ اے ہمارے پروردگار! انہیں دہری سزا دے اور انہیں بڑی لعنت میں گرفتار فرما"۔ایک دوسری آیت میں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے"۔۔۔لِكُلٍّ ضِعْفٌ۔۔۔ "(سورہ اعراف۔آیت ۳۸)۔(دونوں کے لئے دوگنا عذاب ہے یعنی) خداوند متعال قبول نہیں کرتا کہ "ربنا آتِهِم ضِعفَين" (اے ہمارے پروردگار! انہیں دہری سزا دے (، فرماتا ہے: "۔۔۔لِكُلٍّ ضِعْفٌ۔۔۔ "تم دونوں،تابع اور متبوع (دوہرے عذاب میں ہو)؛"۔۔۔تخاصم اہل النار"،وہ آپس میں جھگڑیں گے۔انہیں نجات دلانا چاہئے؛ان نوجوانوں کو نجات دلانا چاہئے؛ اور یہ علما کی ذمہ داری ہے۔علماء،کا منورالفکر افراد اور دانشوروں کے حلقوں کے ساتھ بھی تعلق ہے؛ عام لوگوں سے بھی ان کا تعلق ہے؛کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔خدائے متعال روز قیامت علماء سے سوال کرے گا پوچھے گا کہ تم نے کیا کیا؟اقدام کرنا چاہئے؛یہ ایک ذمہ داری۔

۲۔امریکہ اور برطانیہ کی استکباری پالیسیوں کے بارے میں لوگوں کو شعور و آگاہی دینا:

دوسرا کام جو بہت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی استکباری پالیسیوں کے کردار کے بارے میں لوگوں کو شعور اور آگہی دلائیں۔ حقائق واضح کردینے چاہیے۔ دنیائے اسلام میں سب کو جان لینا چاہیے کہ امریکی پالیسیاں اس بحران میں کیا کردار ادا کررہی ہیں؟ تکفیری فتنے کے احیا میں امریکہ، برطانیہ اور صہیونی ریاست کے خفیہ اداروں کا کردار کیا ہے؟ ان حقائق سے سب کو آگاہ ہونا چاہیے۔ سب کو جاننا چاہیے کہ یہ (تکفیری) ان کے لئے کام کررہے ہیں؛ منصوبہ اور نقشہ ان کا ہے، حمایت ان کی طرف سے ہے، راستہ دکھانا اس کی طرف سے ہے، پیسہ ان کے کٹھ پتلیوں (یعنی) خطے کی حکومتوں کی طرف سے آرہا ہے، جو پیسہ دے کر ان بیچاروں کو بدبخت کررہی ہیں اور دنیائے اسلام کو اس مسئلے سے دوچار کررہی ہیں۔ یہ بھی دوسرا اہم کام ہے جس کو انجام پانا چاہیے۔

۳۔مسئلہ فلسطین کو اہمیت دینا:

تیسرا کام جو بہرصورت انجام پانا چاہیے، مسئلہ فلسطین کو اہمیت دینا اور اس کے سلسلے میں اہتمام کرنا ہے۔ فلسطین کا مسئلہ، قدس شریف کا مسئلہ اور مسجد الاقصی کا مسئلہ فراموشی کے سپرد نہ ہونے دیں؛ وہ (استکباری قوتیں) یہی چاہتی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دنیائے اسلام مسئلہ فلسطین سے غفلت کرے۔ اب آپ دیکھیں، اسی ہفتے صہیونی ریاست کی کابینہ نے ملک فلسطین کو یہودیانے کا اعلان کردیا؛ اور اعلان کیا کہ فلسطین ایک یہودی ملک ہے۔ عرصہ دراز سے وہ اس مقصد کے حصول کے درپے تھے؛ اب انھوں نے وضاحت و صراحت کے ساتھ اس کا اعلان بھی کیا۔ دنیائے اسلام کی غفلت کے دوران، لوگوں اور مسلم اقوام کے فرد فرد کی غفلت کے اس دور میں، صہیونی ریاست

قدس شریف پر قبضہ جمانے کے درپے ہے؛ فلسطینیوں کو پہلے سے کہیں زیادہ کمزور کرنے کے درپے ہے؛ اس کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تمام مسلم اقوام کو چاہئے کہ اپنی حکومتوں سے مسئلہ فلسطین کا مطالبہ کریں؛ علمائے اسلام اپنی حکومتوں سے مطالبہ کریں کہ مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے آگے بڑھیں۔ یہ ایک اہم اور بڑا فریضہ ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کا فلسطین کی حمایت اور صیہونی ریاست کے ساتھ دشمنی کا عزم:

ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ میں حکومت اور قوم اس لحاظ سے ہم زبان ہیں۔ اسلامی جمہوری حکومت اور ہمارے امام بزرگوار نے ابتدا ہی سے فلسطین کی حمایت اور صہیونی ریاست کے ساتھ دشمنی کی پالیسی اپنانے کا اعلان کیا اور اس کو عالمی سطح پر آگے بڑھایا۔ یہ سلسلہ آج تک بھی جاری ہے اور 35 برس ہو رہے ہیں کہ ہم اس پالیسی سے منحرف نہیں ہوئے ہیں اور ہماری قوم بھی پورے شوق کے ساتھ حکومت کا ساتھ دے رہی ہے۔ کبھی کبھی بعض نوجوان جو رجوع کرتے ہیں اور ہم ان کو جواب نہیں دے پاتے مجھے خط لکھتے ہیں کہ" اجازت دیں کہ ہم جا کر اگلی صفوں میں صہیونی ریاست کے خلاف جنگ میں شریک ہو جائیں"۔ قوم، صہیونی ریاست کے خلاف جنگ اور جدوجہد سے عشق رکھتی ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران نے بھی اس کا عملی اظہار کیا ہے۔

ہم اللہ کی توفیق اور فضل الہی سے محدود کردینے والے مذہبی اختلاف کی حدود کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ وہی امداد جو ہم نے لبنان کی حزب اللہ کو دی جو شیعہ جماعت ہے وہی ہم نے جہاد اسلامی اور حماس کو دی اور پھر بھی دیں گے۔ ہم مذہبی حدود کے اسیر نہیں ہوئے؛ ہم نے نہیں کہا کہ یہ شیعہ ہے وہ سنی ہے، یہ حنفی ہے اور یہ حنبلی ہے، یہ شافعی ہے، وہ زیدی ہے؛ ہم نے اس بنیادی ہدف و مقصد کو دیکھا اور مدد کی اور غزہ اور دوسرے علاقوں میں اپنے بھائیوں کی جماعت کو تقویت

پہنچائی اور انشاء اللہ ہم اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ اور میں نے اعلان کیا اور قطعی طور پر یہ ہو کر رہے گا کہ "مغربی پٹی کو بھی غزہ کی طرح مسلح ہونا چاہیے اور دفاع کے لیے تیار ہونا چاہیے"۔

دشمن اسلام، امریکہ کا کمزور ہونا:

یہ بھی آپ برادران عزیز سے عرض کرتا چلوں کہ کہیں امریکی ہیبت آپ کو خوفزدہ نہ کرے؛ دشمن کمزور ہے۔ اسلام کا دشمن جو استکبار (اور عالمی سامراج) ہے گذشتہ 100 سے لے کے 150 سالہ دور کے ہر مرحلے کی نسبت آج بہت زیادہ کمزور اور ضعیف ہے۔ یورپ کی استعماری حکومتوں کو دیکھ رہے ہیں جو معاشی، سیاسی مشکلات اور سلامتی کے شعبوں میں مسائل سے دوچار ہیں۔ آج یورپ کی استعماری حکومتوں کو مختلف النوع مسائل و مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکہ کی حالت ان سے بھی بدتر ہے: اخلاقی مسائل سے دوچار، سیاسی مشکلات سے دوچار، مالی اور زری (Monetary) مسائل سے دوچار پوری دنیا میں بڑی طاقت کی حیثیت کی کمزوری سے بڑی طاقت کے عنوان اپنی حیثیت کمزور ہونے کے مسئلے سے دوچار؛ نہ صرف دنیائے اسلام میں بلکہ پوری دنیا میں صہیونی ریاست ماضی کی بہ نسبت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ یہ وہی ریاست ہے جو" نیل سے فرات تک " کا نعرہ لگا رہی تھی! صہیونی چلا چلا کر کہتے تھے کہ" نیل سے فرات کا علاقہ ہمارا ہے "لیکن یہ ریاست 50 دن تک غزہ میں لڑنے کے باوجود فلسطینیوں کی سرنگیں فتح کرنے میں ناکام رہی۔ یہ وہی ریاست ہے۔ اس نے پچاس دنوں تک اپنی پوری قوت صرف کر دی تا کہ حماس اور جہاد اسلامی کی سرنگوں کو تباہ کر سکے، انہیں منہدم کر سکے اور ان پر قبضہ کر سکے لیکن وہ ایسا کر سکی۔ یہ وہی صہیونی ریاست ہے جو کہتی تھی کہ" نیل سے فرات تک کا علاقہ ہمارا ہے"۔ دیکھیں حالات میں کس قدر فرق ہے کس قدر ضعیف ہو چکی ہے (صہیونی ریاست)؟۔

اسلام دشمن طاقتوں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں عراق میں ناکام ہوئیں، شام میں ناکام ہوئیں، لبنان میں ناکام ہوئیں، مختلف علاقوں میں وہ ناکام ہوئے اور اپنے مقاصد تک نہ پہنچ سکے۔ اسلامی جمہوریہ کے مقابلے میں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ اور استعماری یورپی ممالک اکٹھے ہوئے اور اپنی پوری قوت سے استفادہ کیا کہ جوہری مسئلے میں اسلامی جمہوریہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کریں لیکن وہ اسلامی جمہوریہ کو گھٹنے پر مجبور نہ کر سکے اور پھر بھی ایسا نہیں کر سکیں گے۔ یہ فریق مقابل کی کمزوری ہے اور آپ انشاءاللہ روز بروز طاقتور ہوتے جائیں گے۔ مستقبل آپ کا ہے "واللہ غالب علی امرہ"۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ